اِن خاک کے ذروں سے شرمندہ ہیں ستارے

شیخ القرآنؒ کی وفات پر ایک نوجوان عقیدت مند کا خراج عقیدت

تحریر: عبدالوحید سیٹھی لالہ موسیٰ

1918ء کی ایک روشن صبح کو بوہلیاں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں ایک ریٹائرڈ فوجی حوالدار چوہدری بلند خانؒ کے عام سے گھرانے میں ایک چاند روشن ہوا۔ مگر اس وقت کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ آج یہ روشن ہونے والا چاند مستقبل میں اندھیروں میں ڈوبے ہوئے کئی دلوں کو روشن کرے گا۔ گھر والوں کو مبارک اور سلامت کے پیغامات آئے۔ وہ گھڑی بھی شاید قبولیت کی گھڑی ہوگی۔ یہ پیدا ہونے والا بچہ اپنے خاندان کیلئے ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کیلئے سرمایہ ثابت ہوگا عرب وعجم اور امت محمدیہ ﷺ کیلئے ایک عظیم خطیب اور دین حق کا داعی بن کر ممتاز ہو جائے گا۔ اور دوسرے مبلغ اسکے سامنے آنے سے گھبرائیں گے۔ اس کا نام محمد حسین رکھا۔ پانچ بہنوں کا اکلوتا بھائی ہونے کی وجہ سے آپکی پرورش انتہائی لاڈ پیار میں شروع ہوئی۔ گھریلو ماحول دینی تھا۔ اس لئے دین کی طرف رغبت بڑھتی گئی۔ جب ہم عمر لڑکے کھیلنے کیلئے بلانے آتے تو والدہ محترمہؒ سے کہتے کہ "اماں جی اگر میں کھیل کود میں وقت ضائع کرنے کی بجائے قرآن مقدس کی تلاوت کروں تو مجھے کتنا ثواب ملے گا"۔ دینی تعلیم حاصل کرتے کرتے 1942ء میں تبلیغی میدان میں قدم رکھا۔ اسٹیج پر بیان کرنے کے کافی مواقع میسر آنے لگے۔ دعوتی میدان میں اللہ تعالیٰ نے آپکو بہترین ساتھی عطاء کر دیئے۔ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ یہ دونوں بھائی تھے اور مولانا خود فرماتے کہ مجھے اپنا تیسرا بھائی کہتے۔ مجھے اکثر جلسوں میں اپنے ساتھ رکھتے۔ پہلے میری تقریر کرواتے۔ میں اکثر خود سنتا کہ جب میں تقریر کر رہا ہوتا اور حافظ اسماعیل روپڑیؒ میرے پیچھے بیٹھے میرے لئے دعا کر رہے ہوتے۔ آج یہ ان کی پرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مزید اسٹیج پر آنے کی توفیق دی۔ آج یہ شخص ہم میں نہیں رہا۔ دنیا سے کیا رخصت ہوئے دلوں کے شہر ویران ہوئے ہیں پورا چمن ہی اداس اور غمگین دکھائی دیتا ہے۔ حق وصداقت کے داعی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ دنیا انھیں آج خطیب پاکستان شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری کے نام سے جانتی ہے۔ حق وصداقت کے داعی پنجابی زبان کے بے مثل خطیب۔ تحریک ختم نبوت کے صف اول کے مرد جری۔ تحریک نفاذ نظام مصطفیٰؐ کے عظیم مبلغ۔ مستجاب الدعوات۔ قرآن وسنت کے علمبردار۔ سیاسی وجماعتی اور مذہبی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر۔ ہر ایک شخص پر اپنی شفقت کی برکھا برسانے والے عظیم شفیق بزرگ شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان 6 اگست کی شام کو حرکت قلب بند ہو جانے پر اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو افسردہ وغمگین کر کے اپنے خالق ومالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

اس ولی کامل کی زندگی کا مطالعہ کریں تو یہ بات سچ ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کی انجام دہی کیلئے اپنی مخلوق میں سے چند افراد کو مخصوص کر لیتا ہے۔اور پھر کئی ناقابل یقین باتیں سامنے آتی ہیں۔اس حقیر نے مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ کو کافی قریب سے دیکھا ہے۔ان کے تعلق کا دورانیہ چند سالوں سے ہے مگر اس دوران اس مرد درویش نے مجھے اپنی شفقت اور محبت سے اپنے اتنا قریب کر لیا کہ ایسے محسوس ہوتا جیسے یہ رشتہ کئی دھائیوں پر محیط ہے۔انہوں نے صرف مجھے ہی نہیں بلکہ میرے کئی دوستوں اور ان کے اہل وعیال پر بھی اپنی محبت کے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ایک دفعہ راقم الحروف نے مولانا کا کمرہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔جب ان کے کمرے میں پہنچا تو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گیا کہ لاکھوں لوگوں کی نظروں کا محور و مرکز اتنے چھوٹے سے کمرے میں رہائش پذیر ہیں۔کچا فرش، کچا چھت۔بمشکل دو چار پائیاں، ایک جائے نماز اور ایک ٹیبل۔میں نے عرض کیا مولانا آپ یہاں رہتے ہیں فرمانے لگے رہنا کہاں ہے۔رہنا تو وہاں ہے جہاں پر تم سب لوگ مجھے اکیلا چھوڑ کر مٹی ڈال کر آ جاؤ گے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھو گے۔مولانا کا زہد و تقویٰ دیکھ کر میری آنکھیں نم ہو گئیں۔آپکی زبان میں مٹھاس اتنی کہ پہلی ہی ملاقات میں ملنے والا آپکا گرویدہ ہو جاتا۔آپکے دنیا سے رخصت ہو جانے سے رت ہی بدل گئی۔کئی عقیدت مندوں کیلئے شیخوپورہ کے دروازے ہی بند ہو گئے۔وطن عزیز میں بسنے والے وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ کی توحید کی چمک، نبیؐ کی سنت کی دمک اور توحید وسنت کا علم بلند کرنے والے علماء حق کی قدر و منزلت ہے۔انکے دل خون کے آنسو روئے ہیں۔دل تو دل ہیں اس دن تو آسمان بھی خوب دل کھول کر رویا۔شاید اقبال نے انہی لوگوں کے متعلق کہا ہے۔ ؎ ''ان خاک کے ذروں سے شرمندہ ہیں ستارے''

اولیاء اللہ سے محبت دین حق سے لگن علم سے پیار کرنے والوں کا دل ایسے شفقت بھرے ہاتھوں، صادق جذبے رکھنے والوں، شرک وبدعت سے بیزار، حق وصداقت کے داعی، دین حق کے پاسبان، محفلوں کی رونق، بزموں کی جان کے دنیا سے رخصت ہونے پر کرچی کرچی ہوتا ہے۔مولانا نے اپنی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسولؐ پر عمل کرنے میں گزاری آپ پنجابی زبان کے بے مثل خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ پنجابی کے شاعر بھی تھے۔جب آپ سیرت مصطفیٰؐ پر بیان فرماتے تو پنجابی شاعری کے ساتھ بیان کا حسن دوبالا ہو جاتا اور اکثر آپکی آنکھیں محبت نبیؐ میں نم آلود ہو جاتیں۔آج وہ ذات ہم میں نہیں رہی ہمیشہ کیلئے وہ زبان خاموش ہو گئی جو گھر میں بولتی تو شفقت بکھیرتی۔اسٹیج پر بولتی تو قرآن وسنت کے پھول نچھاور کرتی۔دوست احباب میں کھلتی تو اخوت و محبت کا درس دیتی۔آیئے ہم سب مل کر رب ذوالجلال کے دربار لایزال میں دعا کریں کہ اے مالک ارض وسمٰوات ہمارے بزرگ راہنما کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر سرفراز فرما، ان کے لواحقین، عزیز و اقارب اور چاہنے والوں کو صبرِ جمیل عطاء فرما۔اے مولا ہم سب کو ایسا بنا دے کہ تجھے پسند آ جائیں۔ آمین ثم آمین۔